سوال

(111) نمازی اور سترہ میں فاصلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ

نماز اگر بغیر سترہ کے نماز پڑھ رہا ہو تو گزرنے والا کتنے فاصلہ پر سے نمازی کے آگے سے گزر سکتا ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

مرفوع حدیث میں فاصلہ کی حدبندی مصرح تو میرے علم میں ثابت نہیں۔ البتہ بین یدی المصلی کا لفظ بظاہر یہ چاہتا ہے کہ محل سترہ سے باہر سے اگر گزر جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر احتیاطی طریقہ اختیار کرے تو بہتر ہے۔ (محمد علی ازمرکز الاسلام لکھوکی)

مجیب لبیب نے جس حدیث کی طرف اشارہ فرمایا ہے اس کی شرح میں صاحب سبل الاسلام نے تحریر فرمایا ہے: «والحدیث دلیل علی تحریم المرود ما بین موضع جبهته فی سجوده وقدمیه'' » ہاں اس روایت میں رمیۃ الحجر کا لفظ آیا ہے اس میں گو ضعف اور معنی کے لحاظ سے محتمل ہے۔ لیکن (احتیاطی طریقہ کے لیے) مقید ہو سکتی ہے ایسے مسائل میں کسی فریق پر تشدد سے بچنا انسب ہے۔ والله اعلم (احقر محمد عطاء الله بھوجیانی 18 ربیع الثانی 1352ھ)

تبصرہ محدث روپڑی۔ حدیث ابوداؤد میں قذفۃ بحجر کا لفظ ہے یعنی پتھر پھینکنے بقدر آگے سے گزر جانے میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر ایک دوسری حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے جو یہ ہے:

«اذ جعلت بین یدیک مثل موخرة الرحل فلایضرک من مر بین یدیک»

یعنی پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر آگے کوئی شے ہو اور پھر کوئی تیرے آگے سے گزر جائے تو کوئی حرج نہیں

اس حدیث پر عون المعبود میں لکھا ہے:

«ثم مراد من مر بین یدیک بین السترة والقبلة لابینک و بین القبلة»

یعنی آگے سے مراد سترہ اور قبلہ کے درمیان ہے نہ نمازی اور سترہ کے درمیان۔

اس سے معلوم ہوا کے سبل السلام والے کا یہ کہنا کہ پیشانی رکھنے کی جگہ اور پاؤں کی جگہ کا درمیان مراد ہونے پر دلالت کرتی ہے یہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ عون المعبود کی تشریح چاہتی ہے کہ محل سترہ سے بعد میں آگے ہو پھر ضعیف حدیث پر عمل کرنے میں احتیاط ہے۔ خاص کر جب کوئی دوسری روایت نہیں۔ نہ صحیح اور نہ ضعیف تو پھر دلیری بالکل اچھی نہیں۔

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوۃ، سترہ کا بیان، ج2ص115

محدث فتویٰ